اخبار احمدیہ

لاہور ۵ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

چودہری عبد الواحد صاحب مینجر الفضل درد گردہ اور بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے ضعف بھی ہو جاتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

جلد ۱ | ۶ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۶ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۴

گاندھی جی کا واقعات کشمیر پر تبصرہ

دہلی میں گاندھی جی نے ایک پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے حال ہی میں حالات کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "مجھے یہ سنکر بڑا رنج پہنچا ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کے خلاف ہنگامہ بپا کرنے والوں کی راہنمائی دو آزاد ہند کے سابق افسر بھی کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آزاد ہند فوج میں ہندو مسلمان اور سکھ سب ہی شامل تھے۔ اور ان میں کوئی مذہبی یا فرقہ وارانہ امتیاز نہیں تھا" اس سے جہاں یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ کشمیر میں جو جنگ برپا ہے۔ وہ ہندوستانی حکومت اور کانگرس کے نقطۂ نظر سے فرقہ وارانہ ہے۔ اور اس نے کشمیر کی حمایت محض اس لئے کی ہے۔ کہ کشمیر کا حکمران ہندو ہے اور اس کے باشندے مسلمان ہیں۔ وہاں ہمیں گاندھی جی کے اظہار رنج پر بھی سخت حیرت ہے گویا آپ کی دانست میں آزاد ہند فوج کے افسروں نے پہلی دفعہ ہی ان جھگڑوں میں حصہ لیا ہے۔ اور پہلے ان کا دامن ان الائشوں سے بالکل پاک رہا ہے۔

کیا گاندھی جی کو معلوم نہیں کہ اس تربیت یافتہ فوج کے افسروں اور عام سپاہیوں نے ہی مشرقی پنجاب میں زیادہ تر مسلمانوں پر مظالم کئے ہیں اور دہلی اور یو۔پی کے بعض اضلاع میں اب تک اسی محب الوطن فوج کے ممبر آفتیں نازل کر رہے ہیں۔ پھر کلکتہ میں جب مسلم لیگ کے ڈائرکٹ ایکشن کے روز مسلمانوں کے نہتے جلوس پر حملے کئے گئے۔ تو حملہ کرنے والوں میں بیشتر تعداد اسی فوج کی تھی۔ بہار میں بھی اسی فوج کی طاقت سے قتل وغارت کا بازار گرم کیا گیا تھا۔ اور یہ فوج راشٹریہ سیوک سنگ کے دوش بدوش مسلمانوں کا ہندوستان سے نام ونشان مٹانے کے لئے ہر جگہ استعمال ہو رہی ہے۔

کشمیر کے معاملہ میں حصہ لینے والے دو افسروں پر تو جو یقیناً مسلمان ہیں گاندھی جی کی فوراً نظر جا پڑی ہے اور آپ کو اپنے خاص انداز میں ان پر اخلاقی جرح وقدح کا موقعہ مل گیا ہے۔ لیکن حیرانی ہے۔ کہ سب سے پہلے گاندھی جی نے اس فوج کے کارناموں پر جو اس نے مختلف مقامات پر مسلمانوں کے خلاف دکھائے ہیں کبھی انگلی نہیں رکھی۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ آپ کے خیال میں اگر آزاد ہند فوج مسلمانوں کو مٹانے اور ان پر ظلم توڑنے کی مہم میں حصہ لے۔ تو وہ ان کی عین حب الوطنی کی دلیل ہے۔ لیکن اگر وہ ایک جابر ہندو حکمران کے خلاف قدم اٹھائے تو ان کے افعال آپ کے لئے سوہان روح بن جاتے ہیں۔ اور آپکو سخت صدمہ پہنچ جاتا ہے۔

کیا گاندھی جی کو یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ ان دنوں "آزاد ہند فوج" کے آدمی جموں وکشمیر کے مسلمانوں کو تہ تیغ کر رہے ہیں۔ اور آج تک جو خبر آئی ہے۔ اس کے مطابق چالیس ہزار کشمیری مسلمان ان کی برچھیوں اور بندوقوں کا نشانہ بن چکے ہیں گاندھی جی کے پاس ایک ہی لفظ ان قاتلوں اور غارتگروں کے خلاف بھی کہنے کو ہوتا۔ لیکن وہ تو ہندو ہو سکتے ہیں۔ ان کے کارناموں پر تو آپ کو خوشی ہوتی ہوگی بھلا رنج کسطرح ہو۔

ریل میں بلاٹکٹ سفر کرنیوالے

کچھ دنوں سے ریل گاڑیوں میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کے خلاف ریلوے سٹاف نے مہم جاری کر رکھی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو جو بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں سزا دی جاتی ہے۔ اگرچہ ریل میں بغیر ٹکٹ سفر کرنا ہندوستانیوں کا بہت پرانا مرض ہے۔ لیکن موجودہ ابتری سے فائدہ اٹھاکر یہ مرض متعدی ہو گیا تھا۔ اور ہر کہ ومہ نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ اب چونکہ حکومت اپنی ہے۔ اس لئے ریلیں بھی اپنی ہیں۔ اب ٹکٹ خریدنے کی ضرورت نہیں رہی۔

معاصر انقلاب میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ ۲۹ر اکتوبر کو ریلوے سٹاف کی ایک جماعت نے بادامی باغ کے سٹیشن پر فرنٹیر میل کو اچانک روک کر بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے والوں کو پکڑنا جو شروع کیا تو انہیں میجر فرنچ سے بھی جو فرسٹ کلاس میں بغیر ٹکٹ سفر کر رہے تھے، اس ضمن میں قیمت ٹکٹ معہ جرمانہ وصول کرنے کا فخر حاصل ہوا۔

یہ حقیقت ہے کہ اکثر سرکاری افسر شروع ہی سے بلاٹکٹ سفر کرنے کے عادی ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ریل کا سفر بھی ان کی سرکاری خدمات کے معاوضہ میں داخل ہے۔ شائد ایک آدھ ہی ایسا نیک دل افسر ہوگا جو ٹکٹ خریدتا ہو۔ حالانکہ وہ اپنے محکمہ سے سفر خرچ وصول کرنے سے کبھی نہیں چوکتا۔

عموماً ٹکٹ چیکر افسر لوگوں سے ٹکٹ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کیا کرتے۔ اور ان کی شکل وصورت سے افسرانہ شان کو دیکھ کر ہی ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جرم کے زیادہ تر مرتکب یہی لوگ ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے رعب سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم ریلوے سٹاف کی واقعی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں میجر فرنچ جیسے اعلےٰ افسر سے بھی جرمانہ وصول کرنے میں کمزوری نہیں دکھائی۔

محض سینہ زوری

پنڈت نہرو اور گاندھی جی نے اپنے بیانات میں پاکستان حکومت پر الزام لگایا ہے۔ کہ قبائلی پاکستانی علاقے کی سرحد عبور کر کے کشمیر میں داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

ہندوستانی حکومت مہاراجہ جموں کی درخواست منظور کر لینے سے یہ سمجھتی ہے کہ وہ جائز طور پر کشمیر کے لوگوں پر فوج لے کر چڑھ دوڑی ہے ان کے خیال کے مطابق کشمیر اب ہندوستانی یونین کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ یہ محض اصطلاحی طور پر تو درست ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حکومت ہندوستان کے اپنے اصول کے مطابق کسی ریاست کے حکمران کو اپنی رعایا کی مرضی کے خلاف کسی نو آبادی میں شامل ہونے کا اختیار نہیں۔ اسی لئے اس نے ریاست جوناگڑھ کا پاکستان سے الحاق تسلیم نہیں کیا۔ اس اصول کے مطابق حکومت ہندوستان کی کشمیر میں فوج کشی بالکل ناجائز ٹھہرتی ہے۔ خاصکر جب تک وہ اپنے اس اصول سے صاف انکار کر کے ریاست جوناگڑھ کے قرب سے اپنی افواج نہ ہٹا لے ؛

لیکن اس نے کشمیر کے ساتھ الحاق کرنے کی جو وجوہات بیان کی ہیں۔ ایس اس اصول کی پابندی کا بھی اعادہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ امن ہوتے ہی فوجیں نکال لی جائینگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند کے ارباب اختیار کی ضمیر بھی ان کو اس چیرہ دستی پر کوس رہی ہے۔ اور وہ اپنے کیس کی کمزوری کو اچھی طرح جانتے ہوئے محض سینہ زوری سے کام لے رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر وپبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہالینڈ کے مخلص احمدی کا خط

ذیل کا خط ہمارے نومسلم بھائی ظفر اللہ سی۔ آر۔ کوخ ایمسٹرڈم (ہالینڈ) نے ۱۴ر اکتوبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اسلام اور تبلیغ اسلام کے متعلق۔ قادیان کے موجودہ مصائب کے متعلق ذکر کیا ہے۔ حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ اور ان کی تبلیغی جدوجہد کو نہائت قدردانی اور شکریہ کے ساتھ سراہنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

ہم ہالینڈ کے احمدی باشندے سخت تشویش کے ساتھ قادیان کے خطرناک حالات سن رہے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ قادیان (جو ہم سب احمدیوں کے لئے ایک مقدس بستی ہے) کو چاروں طرف سے ہمارے خون کے پیاسے مفسدہ پرداز اور غنڈہ سکھ جتھوں نے گھیر رکھا ہے۔ ہم آپ کے لئے جو جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ اور دیگر تمام احمدی بہن بھائیوں کی سلامتی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے ملتجی ہیں۔ کہ وہ ہمارے درمیان اتحاد کو قائم رکھے جس کی برکت سے ہم اللہ تعالےٰ کی مدد اور بھروسہ پر اعتماد رکھتے ہوئے انشاء اللہ ان مشکلات پر قابو پالینگے۔ جن میں ہمارے وہ راہنما مبتلا ہیں جن کی زیر نگرانی دنیا میں احمدیت کی اشاعت ہو رہی ہے اور احمدیت ہی اسلام کو اس کے اصل رنگ میں پیش کر رہی ہے۔

میں ہمیشہ خدا تعالےٰ کا شکرگزار رہونگا۔ کہ اس نے مجھے اپنے پیغام کے سننے اور قبول کرنے کی توفیق ۱۹۴۵ء میں دی۔ اسلام کی تبلیغ دنیا کے لئے نسل انسانی کی بڑھتی ہوئی قلبی راحت کا موجب ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ بڑے سے بڑا دل کا اطمینان جو کبھی میرے دل میں آسکتا ہے۔ وہ قبول اسلام میں پایا ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہم قادیان پر حملوں کے دفاع کے لئے سوائے دعا کے کچھ نہیں کر سکتے اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہمیں امید دلاتی ہے کہ ہمارا خدا جو کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے۔ وہی ان تشویشناک حالات کو دور کر سکتا ہے۔ جو شاید کم و بیش ان حالات سے ملتے جلتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرتے پیش آئے تھے۔ بہرحال موجودہ واقعات کا نتیجہ انشاء اللہ جماعت کے لئے انجام کار نہائت شاندار نکلے گا۔ اور احمدیت کو ایک ایسی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ جس کے بعد انشاء اللہ اس قسم کے عام خطرات کا مقابلہ کیا جاسکیگا۔

مجھ پر ان حالات کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ میں احمدیت پر اب زیادہ سرگرمی کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ اور کوشش کر رہا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ اسلام کے احکام کے مطابق زندگی بسر کروں۔ تا میری دعائیں احمدی بھائیوں کی سلامتی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ قبولیت کا درجہ حاصل کر سکیں۔ اور میرے جذبات سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے۔ کہ جو اثر مجھ پر ہوا ہے وہی اثر میرے دوسرے بھائیوں پر بھی یقیناً ہو کر رہے گا۔

مہربانی فرما کر میرے لئے دعا کریں۔ کہ ہمارا خدا جو رحم دل اور علیم و خبیر ہے میرے گناہوں کو بخشدے۔ اور میری دعاؤں میں جو میں اپنے احمدی بھائیوں کی سلامتی کے لئے کر رہا ہوں۔ ایسا اثر پیدا کرے۔ کہ جو قبولیت کے درجہ تک پہنچ جائیں۔

آپ کا اسلامی بھائی

ظفر اللہ سی۔ آر۔ کوخ۔ ہالینڈ

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار میاں عبد الکریم صاحب سیکھوانی ساکن محلہ دار الیسر قادیان میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد لاہور میں یکم نومبر کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲ر نومبر کو رتن باغ لاہور میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد القدیر (مولوی فاضل)

نئی دہلی وغیرہ سے پاکستان میں آنے والے سرکاری ملازمین خاص توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں کہ "کئی بڑی جماعتیں پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں"۔ پس ہر وہ جماعت جو بڑی ہے یا چھوٹی اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنا اور اپنے امام کے حکم کی تعمیل میں فوری لبیک کہنا۔ اور اس پر عمل کرنا بڑائی کا ذریعہ ہے۔ آپ کو یاد رہنا چاہیئے کہ ہماری جماعت میں ہزارہا آدمی ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کا فرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے"۔ پس آپ اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کریں۔ اور اپنے دل کی راحت اور خوشی کے ساتھ ادا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور سے پاکستان کی جماعتوں کے سیکرٹریوں کو ان کی جماعت کے وعدہ اور وصولی کا حساب بھیجا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کی جماعت کے اکثر افراد کو بھی وعدہ و وصولی کا حساب ارسال کیا گیا ہے۔ تاکہ عہدہ داران اور تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہد کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء سے پہلے سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اور غیر ممالک اور پولیس میں جو واقفین زندگی جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کو تحریک جدید کی طرف سے اخراجات ارسال کرنے میں تنگی نہ ہو۔ واضح رہے۔ کہ اس وقت تک ان مجاہدین کے پتے بہت ہی کم ملے۔ جو ہندوستان سے پاکستان میں آچکے ہیں۔ دہلی (نئی دہلی) وغیرہ سے سرکاری ملازمین کا ایک بڑا حصہ کراچی وغیرہ میں آیا ہے اور ایسے اکثر احباب کے وعدے قابل ادا ہیں۔ لیکن دفتر میں ان کے پتے نہیں ہیں تلاش بھی کی۔ اور نہ ہی ایسے احباب نے خود اپنے پتوں سے اطلاع کی ہے۔ اس لئے خصوصیت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ سرکاری ملازمین جو ہندوستان سے پاکستان میں آئے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے پتے ہی ارسال فرمائیں۔ بلکہ ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء سے قبل تحریک جدید کا وعدہ بھی سو فیصدی پورا کریں۔ تا ان کا نام بھی دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو سکے۔

وکیل المال تحریک جدید

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

اطلاع برائے کارکنان نصرت گرلز ہائی سکول و احمدیہ مڈل سکول قادیان

ہیڈ مسٹریس صاحبات ہر دو سکول اور دیگر استانیوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ از راہ مہربانی اس اعلان کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اپنی اپنی ملازمت کے متعلق تحریر فرمائیں کہ آیا وہ آئندہ وقف زندگی کے اصول پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ ہمیں اس وقت صرف ایک سیکشن سکول کے لئے دس بارہ استانیوں کی ضرورت ہوگی۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ ہر حالت حضر اور سفر میں سلسلہ کے کام کے لئے تیار ہوں۔ اور جو بھی گزارہ ملے۔ اسی پر کام کریں۔ اس قسم کی درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام آجانی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور

تجارتی کمپنی میں حصہ لینے والے احباب

جن احباب نے اپنے وعدہ کا ۲۵ فیصدی ادا کر دیا ہوا ہے۔ وہ جلد از جلد ۲۵ فیصدی روپیہ مزید بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام حصہ جات تقسیم کئے جا سکیں۔

قادیان کے متعلق چشم دید حالات

(از جناب ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب)

ہندوستانی حکومت کہتی تو یہ رہی ہے کہ جو مسلمان ہندوستان میں رہنا چاہیں گے۔ ان کو نکالا نہیں جاویگا۔ اور نہ ہی ان کو کسی طرح پر تکالیف و آلام کا نشانہ بنایا جاویگا۔ لیکن اس کا عمل یہ رہا ہے۔ میں مثال کے طور پر قادیان کے حالات عرض کرتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ دنیا پر اپنے سابقہ ۶۰ سالہ عمل سے یہ واضح کر چکی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہر ایک حکومت کی جس کے ماتحت اس کو رہنا پڑا ہے۔ وفادار ہو کر رہی اور اپنی جانوں اور اموال سے ہر معاملہ میں ان کی امداد کرتی رہی ہے۔ اور وہ ہر ممکن ذرائع سے حکومت ہندوستان پر بھی واضح کر چکی ہوئی ہے۔ کہ اگر اس کو قادیان سے جس میں اس کے مقدس مقامات ہیں۔ مجبور کر کے نہ نکالا جاویگا۔ تو وہ بقدر اپنی طاقت اور وسعت کے حکومت ہندوستان کی بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق پورے طور پر وفادار رہے گی۔ اور اس کے استحکام کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیگی۔ لیکن پنڈت نہرو۔ گاندھی جی اور حکومت ہندوستان کے دیگر ارباب حل و عقد کے وعدوں اور فیصلہ جات کے ہوتے ہوئے ہماری طرف سے مسلمانوں کو ہندوستانی بنانے کی ہرگز کوئی کوشش نہ کی جاویگی۔ قادیان پر بے پناہ مظالم توڑے جانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ اور حکومت کے ان کارندوں کی طرف سے جو قانون کے ذمہ دار اور رعایا کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظ سمجھے جاتے ہیں۔ امن پسند اور قانون کی پابند رعایا پر ناحق بلاوجہ اور بلاقصور سخت سے سخت تشدد روا رکھا گیا۔ جبکہ ہم حکومت وقت پر واضح کر چکے تھے۔ کہ ہم اس کے کامل وفادار ہیں۔ اور اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے باوجود احمدی جماعت کے نصف صدی سے زیادہ عرصہ کے حالات اس حقیقت کا ناقابل تردید ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر چکے تھے۔ کہ ہم ہمیشہ اسی زریں اصول پر کاربند رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہمارے ساتھ حکومت مذکور نے ایسا رویہ کیوں اختیار کیا۔ جس کی بنا پر ہمیں سخت مجبور ہو کر اپنی ہر چیز سے پیارے قادیان کو چھوڑنا پڑا۔

مجھے سخت افسوس ہے کہ بہرحال مجھے اس حقیقت کو مبرہن کرنا پڑا ہے۔ کہ یہی لوگ جن کا فرض تھا۔ کہ وہ اپنی امن پسند رعایا کی جان و مال اور ان کی عزت و آبرو کی نگہبانی کریں۔ اور جو لوگ ناحق اور ناروا طور پر ان کو گزند پہنچانا چاہیں۔ ان کو ایسی ناجائز حرکات کے ارتکاب سے روکیں۔ انہوں نے ہر ممکن طریق سے ہمیں گھروں سے نکال کر بے گھر بنانے کی کوششیں کیں۔ ہم میں سے سینکڑوں کو ناحق گولی کا نشانہ بنایا۔ بستے گھروں کو اجاڑ کر وحشی لٹیروں کی تحویل میں دے دیا۔ سکھوں کے جتھوں سے حملے کرائے گئے۔ اور حملہ آور سکھوں کی امداد کی گئی۔ ہر قسم کی چیرہ دستی سے کام لے کر اپنی سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ کوئی احمدی اپنے مکان میں نہ رہنے پائے۔ اور جو دوست مصر ہوئے کہ خود حکومت ہندوستان کے اعلیٰ افسران کے فیصلہ کے مطابق ان کو یہ حق دیا جا چکا ہے۔ کہ وہ اپنے مکانوں میں رہیں۔ ان میں سے بیشتر لوگوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ تمام کارخانوں درسگاہوں اور کالجوں پر وہاں سے متعلقہ لوگوں کو زبردستی نکال کر قبضہ کر لیا گیا۔ ہر قسم کے ذرائع آمد و رفت اور پیغام رسانی کو مطلقاً ایک غیر محدود عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ چنانچہ ریل گاڑی۔ ڈاک۔ تار اور ٹیلیفون وغیرہ میں سے کوئی راستہ ایسا نہ چھوڑا گیا جس سے ان کے بے پناہ مظالم کی خبر کسی طرح باہر نکل سکے۔ یہانتک کہ احمدیوں کے اپنے ذریعہ خبر رسانی مثلاً ہوائی جہاز کا داخلہ بھی قادیان میں بند کر دیا گیا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا۔ تا احمدیوں کو اپنے مقبوضات سے بے دخل اور ان کو فنا کرنے کے لئے جو باقاعدہ منظم پروگرام انہوں نے سوچ رکھا تھا۔ اس پر نہایت آسانی سے عمل ہو سکے اور انتہائی بربریت کے ساتھ ساکنین شہر کو ہر قسم کے المناک حوادث کا شکار بنا کر ان کے صبر کی اس رنگ میں آزمائش کی جا سکے۔ کہ وہ اپنی چیخ و پکار سے اپنے دیگر مسلم برادران کے قلوب میں اپنے متعلق ہمدردی کی اور ہندوستانی گورنمنٹ کے متعلق نفرت کی لہریں پیدا کر کے ناخوشگوار نتائج کے پیدا کرنے کے موجب نہ بن سکیں۔

قادیان کے اردگرد کے دیہات میں بھی اکثریت احمدی احباب کی تھی۔ یہ سب لوگ احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت ان کو رہنا ہے۔ اسی کی وفاداری ان پر لازم ہے۔ جماعت کی طرف سے ان کو یہ حکم تھا۔ کہ اگر سکھ غنڈے کثیر تعداد میں جمع ہو کر ان پر حملہ کریں۔ تو وہ احکام شریعت کے مطابق پورے تعدے سے اس کا دفاع کریں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ اسلام کسی قسم کی زیادتی کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ یہ دیکھیں۔ کہ حکومت ان لوگوں کی امداد پر ہے۔ تو حکومت کے مقابلہ کی احمدیت اجازت نہیں دیتی۔ جب تک سکھ غنڈوں سے ان کا مقابلہ ہوتا رہا۔ یہ دیہات ان کو شکستیں دے دے کر بھگا دیتے رہے۔ حکومت کے کارندے جو قادیان میں متعین تھے۔ ان سے ان سکھ غنڈوں کی یہ کمزوری مخفی نہ تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ احمدی جانبازوں سے اس طرح پر ان کا مقصد حاصل ہونے کی امید نہیں۔ تو مجبوراً ان کو نقاب اتار کر خود ان کا پشت پناہ بننا پڑا۔ چنانچہ مواضع فیض اللہ چک۔ تلونڈی۔ کرالی افغاناں۔ ستھیالی کھارا وغیرہ جو نہایت کامیابی کے ساتھ سکھوں کے بہت بڑے بڑے جتھوں کا جو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو ہو کر حملہ کر رہے تھے۔ مقابلہ کر کے ان کو روزانہ شکست فاش دے دے کر بھگا رہے تھے۔ یکے بعد دیگرے ان مسلمانوں کے سب اور دیگر دیہات سے ملٹری نے جا جا کر ہر قسم کے اسلحہ وغیرہ اپنے قبضہ میں کر لئے۔ اور پھر ان کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنے اپنے گاؤں سے نکل جائیں۔ چنانچہ قادیان کے اردگرد جس قدر دیہات احمدی یا غیر احمدی مسلمانوں کے ۶-۶، ۷-۷ میل کے فاصلے تک تھے۔ ان سب کے باشندگان قادیان میں جمع ہو گئے۔ اور یہ لوگ جس جس طرح ان کو ان کے دیہات سے ملٹری جا جا کر نکالتی رہی۔ روزانہ ایک ایک دو دو گاؤں کے لوگ قادیان میں آ آ کر پناہ لیتے رہے۔ اور ستر پچھتر ہزار کے قریب یہ لوگ جمع ہو گئے۔

قادیان کے مسلم پناہ گزین

قادیان کے احمدیوں کے مکانات اور ان کے ادارے۔ دفاتر درسگاہیں۔ کالج اور ان کے بورڈنگ ہاؤس اور ہوسٹل اتنی تعداد میں پناہ گزینوں کو جگہ دینے کے لئے کافی نہ تھے۔ بہتوں کو ان مکانوں میں جگہ میسر ہو گئی تھی۔ لیکن اکثر ایسے تھے۔ کہ ان کو درختوں کا سایہ بھی نصیب نہ تھا۔ سردی کا موسم شروع تھا۔ اور ان دنوں میں متواتر کئی روز تک بارش بھی ہوتی رہی۔ پس ان پناہ گزینوں کو جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے بوڑھوں بیماروں نوزائیدہ بچوں عورتوں سمیت آسمان کے نیچے رہنے پر مجبور تھے۔ اس بارش کے طوفان میں وہاں ہی رہنا پڑا۔ ان مصیبت زدوں میں سے اکثر کے لئے خوراک کا انتظام تو جماعت احمدیہ کے لنگر سے ہوتا رہا ہے۔ لیکن مکانات کی کمی کی وجہ سے ان سب کو سر چھپانے کے لئے جگہ دینے کا انتظام ممکن نہ تھا۔ روزانہ اس سردی اور دیگر دقتوں اور مشکلات کی وجہ سے ان میں کئی اموات بھی ہوتی رہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے حکومت کا فرض تھا۔ کہ ان کو جلد سے جلد وہاں سے نکالنے کا انتظام کرتی۔ اور ان تکالیف سے جنہیں وہ ایک عرصہ سے برداشت کر رہے تھے نجات دے کر اپنی نگرانی میں پاکستان کے کسی علاقہ میں پہنچا دیتی تا وہ بیچارے علاوہ دیگر آلام کے ذہنی کوفت اور نقصان سے تو کسی قدر محفوظ ہو جاتے۔ لیکن اس نے اپنے اس نہایت ضروری فرض کی ادائیگی کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہ کی۔

ان مہاجرین میں سے اکثر اپنے ساتھ اپنے گڈے۔ بیل۔ بھینسیں۔ گھوڑے۔ اناج۔ برتن۔ چارپائیاں۔ زیورات وغیرہ لائے ہوئے تھے۔ ان کو بذریعہ اعلان یہ ذہن نشین کروا کر کہ ان کو کانوائے کے ذریعہ بھجوایا جاویگا۔ حکومت کے کارندوں نے ان سے ایک دن ہر قسم کے جانور اور گڈے چھڑوا کر سکھ پناہ گزینوں کو دلوا دیئے۔ اور اچھی اچھی بھینسوں اور جانوروں پر خود قبضہ کر لیا۔

قادیان میں کرفیو

قادیان میں کبھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ کبھی کوئی معمولی لڑائی جھگڑا بھی رونما نہیں ہوا۔ قادیان کے تمام اصل باشندگان ہندو۔ سکھ اب بھی اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ کہ احمدی جماعت کے خلاف ان کو کبھی کسی زمانہ یا حالت میں بھی شکایات پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ اس وقت بھی وہاں کسی قسم کا کوئی جھگڑا یا فرقہ وارانہ فساد موجود نہ تھا۔ اور نہ اس کا کوئی امکان تھا۔ کیونکہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کو ہدایات صادر فرما چکے تھے۔ کہ وہ ہر طرح سے قانون کی پابندی کرتی رہے۔ اور کسی طریق سے بھی نقص امن نہ ہونے دے۔ پس قادیان میں کرفیو لگانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ لیکن بلاوجہ ۲۱/۹ کو قادیان میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اس کرفیو کی غرض صرف یہ ہوتی تھی۔ کہ کوئی مسلمان اپنے گھر سے نہ نکلے اور مہاجر اپنی اپنی جگہ پر پڑے رہیں۔ کرفیو کے وقت میں سکھ ٹولیاں بنا بنا کر اور لاٹھیاں کرپانیں اور تلواریں لے لے کر محلہ جات اور بازاروں میں پھرتے اور جہاں موقعہ پاتے۔ غریب مسلمان مہاجروں کی عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتے۔ اور لوٹ مار کرتے لیکن ان ڈاکوؤں اور لٹیروں سے کوئی پرسش نہ کی جاتی۔

کرفیو کے اوقات

ایک تو مستقل کرفیو تھا جو شام کے چھ بجے سے صبح ۶ بجے تک رہتا تھا۔ اس کرفیو نے مسلمانوں کو مغرب۔ عشاء اور فجر کی نمازیں مسجد میں ادا کرنے سے روک دیا۔ مہاجرین اور پناہ گزین جن میں قریباً نصف تعداد عورتوں کی تھی۔ وہ پیشاب پاخانہ وغیرہ کی حاجتوں کو رات کے اندھیرے میں باہر جا کر پورا کرنے پر مجبور تھیں۔ اس لئے اس کرفیو سے ان کو ناقابل برداشت تکلیف ہوئی۔ اور وہ بیچاریاں جہاں جہاں ٹھیری ہوئی تھیں۔ اپنی اپنی اسی جگہ کو روزانہ گندہ کرنے اور دن کے وقت اس کو وہاں سے اٹھا کر باہر لیجا کر پھینکنے پر مجبور ہو گئیں۔

پھر دن کے متعدد اوقات میں بھی کرفیو کی گھنٹی بجا دی جاتی تھی۔ اور اس وقت میں تلاشی لینے کے بہانہ سے مکانات اور دکانیں لوٹ لی جاتی تھیں۔ اور اگر کوئی اپنے اموال کی حفاظت کے لئے سامنے آتا تو گولی کے ساتھ اس کو شہید کر دیا جاتا تھا۔

رات کے وقت سکھوں کی پشت پناہی میں ملٹری اور پولیس کے کارندے خود پناہ گزینوں کے خوبصورت نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو اٹھا کر لے جاتے اور جو مرد پناہ گزین بالمقابل کھڑے ہو کر یہ کہتے کہ ہماری موجودگی میں آپ لوگ ہماری عورتوں کو نہیں لے جا سکتے۔ ان کو موت کے گھاٹ اتار دیتے

خوف وہراس

حکومت نے باتر سکھوں کی امداد سے ایک سکیم تیار کی ہوئی تھی۔ کہ قادیان کو مسلمانوں سے بالخصوص احمدیوں سے پاک کر کے اس کو خالصستان بنا دیا جائے اور اس سکیم کی پہلی کڑی یہ تھی کہ چند لوگوں کو قتل کر کے باقی لوگوں میں خوف وہراس پیدا کر دیا جائے۔ تا وہ اپنے آپ پاکستان کا رخ کر لیں۔ ان کا خیال تھا۔ اور یہ خیال یقین کے درجہ پر پہنچا ہوا تھا۔ کہ قادیان میں بے شمار رائفلیں موجود ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کا استقلال کے ساتھ اپنے مقام پر جم رہنا اور انکی ہر کوشش کو بے ثمر بنا دینا بلاوجہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کرفیو لگا لگا کر بار بار انہوں نے ہر ایسے مقام کی تلاشی لینے میں کوتاہی نہ کی۔ جہاں سے ان کو اسلحہ کی برآمد کا شک ہو سکتا تھا۔ اس خیال کی وجہ سے وہ جھجکتے بھی تھے۔ لیکن اپنی لوٹ مار اور ظلم وتشدد میں بھی کمی نہ آنے دیتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اور چال اختیار کی۔ جماعت کے سرکردہ بزرگان کی گرفتاری جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر اور سلسلہ کے ایسے مقامات کی تلاشیاں لینی شروع کیں جو جماعت احمدیہ کے لئے نہایت وقیع اور قابل احترام تھے اور اس چال سے انہوں نے تمام طبائع میں اس خیال سے اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ ان کو بہت حد تک شکوک کے صحیح یا غلط ہونے کا علم ہو سکے گا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی اس چال سے بھی کوئی اشتعال پیدا نہ ہوا۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے صبر اور ثبات قدم کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور اپنے گروہ میں اس بات کا تذکرہ کرنے سے رک نہ سکے کہ یہ اس زبردست تربیت کا نتیجہ ہے۔ جو ایسے ہاتھوں میں ہے۔ جو کامل استعداد اور قابلیت رکھتا ہے۔

قادیان کے پناہ گزینوں کا اخراج

حکومت نے یہ اعلان کر دیا کہ کل علی الصبح تمام پناہ گزینوں کو قافلہ کی صورت میں روانہ کر دیا جائے گا۔ اس لئے آج شام ہی سے تمام لوگ مقررہ جگہوں پر پہنچ جائیں۔ ان پناہ گزینوں سے ان کے تمام جانور گھوڑے بیل بھینس وغیرہ اور گڈے پہلے ہی سے چھین لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کے پاس اب صرف ان کی چارپائیاں۔ کچھ غلہ۔ برتن اور زیور رہ گئے تھے۔ چارپائیاں اور برتن وہ اپنے ساتھ اٹھا نہ سکتے تھے۔ اسلئے وہ ان چیزوں کو اپنی اپنی جائے قرار پر چھوڑ گئے۔ ان کو اجازت دی گئی کہ وہ تھوڑا سا غلہ اپنے پاس رکھ لیں۔ جو دو ایک روز کے لئے کافی ہو سکے باقی سب کچھ وہ ان کے حوالے کر دیں۔ اسی طرح پر غریب مہاجرین کا یہ قافلہ روانہ ہوا۔ ان کے سفر کے شروع ہی میں گولیوں کے چلنے کی آوازیں آنے لگیں۔ وہ لوگ جو اب بھی اس راستے سے بٹالے آتے ہیں۔ ان کو راستہ بھر ہر جگہ نعشیں پڑی نظر آتی ہیں گویا سینکڑوں آدمی بٹالہ تک پہنچتے پہنچتے مارے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ قافلہ نو دنوں میں پاکستان کی سرحد پر پہنچا۔ اس سے قیاس کر لیا جاوے کہ وہاں تک پہنچتے پہنچتے کس قدر نقصان جان ہوا ہوگا۔

۳ اور ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کی درمیانی رات کا خونچکاں واقعہ

یکم یا ۲ اکتوبر ۴۷ء کو لاہور سے قادیان کے لئے کچھ گڈے بھیجے گئے تھے۔ جب وہ بٹالہ پہنچے تو ان کو وہاں آگے جانے سے بالکل روک دیا گیا۔ چونکہ حکومت کے ارادے فاسد ہو چکے تھے اور وہ قادیان پر اپنے کارندوں کے ذریعہ خونریز حملہ کرنا چاہتی تھی اور احتیاطاً یہ چاہتی تھی کہ وہاں ان بے کس اور بے بس لوگوں کو باہر سے کسی قسم کی امداد نہ پہنچ سکے۔ اسلئے وہ ان کنوائے کو آگے جانے کی اجازت کس طرح دے سکتی تھی۔ ۳ اور ۴ کو بیچارے مہاجرین پر بلاوجہ تشدد کیا گیا اور نہایت بے رحمی سے سینکڑوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اسی رات کرفیو کے وقت قادیان کی پرانی آبادی پر حملہ کروا دیا گیا اور بیرونی اور اندرونی شہر کے تعلقات کو قطع کر کے باہر کے محلوں پر بھی حملہ کروا دیا گیا۔ چھ سات گھنٹے یا اس سے کچھ زیادہ وقت تک یہ کارروائی جاری رہی۔ چونکہ جماعت احمدیہ کو ان کے امام پاک کے کھلے الفاظ میں یہ ہدایت ملی ہوئی تھی کہ ان کو پہلے حملہ نہ کرنا ہوگا۔ بلکہ صرف دفاع کرنے کی ان کو اجازت ہوگی۔ اسلئے قادیان کے تمام محلوں میں یہ حکم دیدیا گیا تھا کہ جب تک مقررہ اشارہ نہ دے دیا جاوے گا۔ کوئی باقاعدہ لڑائی کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور جب تک ذمہ دار لوگ اطمینان نہ کر لیں گے کہ اگر اس وقت ہماری طرف سے باقاعدہ لڑائی شروع ہو جائے۔ تو کوئی یہ نہ کہہ سکیگا کہ احمدیوں نے ابتداء کی ہے وہ لڑائی کا حکم نہ دیں گے قریباً سات گھنٹے کے لڑائی کے بعد جب دیکھا گیا کہ مرکزی محلہ پر بے حد زور پڑ گیا ہے اس وقت جوابی بگل بجایا گیا۔ لیکن اس سے پہلے پولیس اور ملٹری کے کارندے دوسرے غنڈوں کو ساتھ لے کر محلوں کو کافی نقصان پہنچا چکے تھے۔ احمدیوں کے بگل کے بجتے ہی چند ہی منٹ کے اندر پولیس اور اس کے ساتھ حملہ کرنے والے غنڈوں کے جتھے بھاگ کر میدان خالی کر گئے۔ ان حملوں میں جو جان کا نقصان ہوا۔ اس کی تعداد کا اندازہ ۲۰۰ سے کچھ اوپر ہی بتایا جاتا ہے۔ اگر ان کی لاشوں کو اٹھا کر جنازہ پڑھنے کی اجازت دے دی جاتی تو ان کی صحیح تعداد بتائی جا سکتی تھی۔ لیکن پولیس نے یہ اجازت نہ دی۔

قادیان اور ننکانہ صاحب

قادیان میں ہمارے مقدس مقامات ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ پس قادیان اور اس کے مقدس مقامات کی حفاظت ہم کرتے رہینگے۔ اور دنیا کی کوئی قوت یا طاقت ہم کو اس عزم سے روک نہیں سکتی۔ طاقت کے لحاظ سے ہم بے شک کمزور ہیں۔ اور دشمن کے لئے ہمیں گزند پہنچانا یا ایک عارضی وقت کے لئے اپنے بے پناہ ظلم کے حملوں سے ہمیں قادیان سے نکال دینا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن ہم بہانگ دہل یہ بتاتے ہیں۔ کہ خدا تعالے کے وعدوں کے مطابق انجام ہمارے ہی ہاتھوں میں رہیگا۔ دشمن کا یہ جبر وستم ہمارے مقصد میں کوئی روک پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھلے الفاظ میں ان آفات سے ہمیں پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا ہوا تھا۔ اور جہاں ہمیں فطرتاً اس امر کا رنج ہے۔ کہ ہمیں آلام اور مصائب کے ابتلاؤں میں ڈالا گیا ہے ہمیں اس بات سے خوشی بھی ہے۔ کہ خدائے ذوالجلال کی وہ پیشگوئی جسمیں آج سے قریباً ۴۰ سال پہلے بتایا گیا تھا۔ کیسی خوبصورتی کے ساتھ لفظ بلفظ پوری ہو گئی۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمارے احساسات سے اس طرح پر نہ کھیلتی۔ ننکانہ صاحب گو سکھوں کا مقدس مقام ہے۔ لیکن اس کو قادیان سے کوئی نسبت ہی نہیں اس کے متعلق خدا تعالے کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں ہے۔ لیکن قادیان کے متعلق ہمارا دعوے ہے کہ یہ خدا کا اپنا مقرر فرمودہ تخت گاہ رسول ہے۔ ہمارے اس احساس سے حکومت خوب واقف ہے اور اس کو اسکی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن بجائے قدر کرنے کے ایک خونخوار بھیڑیے کی طرح ہر ممکن طریق پر اس کو اپنے جور وستم کا نشان بنایا۔ دوسری طرف ہم جانتے ہیں کہ پاکستان گورنمنٹ یقیناً یہ جانتی ہے کہ ننکانہ صاحب کے متعلق سکھ صاحبان بتاتے ہیں کہ وہ انکا مقدس مقام ہے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتی ہے کہ یہ مقام خدا تعالے کی طرف سے ایسا قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ سکھ صاحبان نے خود اس کو مقدس ٹھہرایا ہوا ہے۔ باوجود اس کے پاکستان کو صحیح معنوں میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے عملی رنگ میں بنا کر دکھا دینے کی کوشش میں ذرہ فرق نہیں آنے دیا۔ جو سکھ صاحبان مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں۔ ان کو ہر ممکن مراعات دی گئیں۔ سوائے وہاں کے پناہ گزین لوگوں کے یا ان چند افراد کے جو خود اپنی مرضی سے پاکستان سے چلے جانے کے لئے مصر ہوئے کسی ایک کو بھی نہیں کہا گیا کہ وہ ننکانہ صاحب کو چھوڑ کر چلا جائے قادیان سے جن لوگوں کو مجبور کر کے نکالا گیا۔ ان کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ وہ اپنا ضروری سامان ساتھ لے جائیں لیکن پاکستان کو چھوڑ کر جو لوگ ہندوستان کو جانے کے لئے از خود تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ کہ جس قدر وہ سامان اٹھا سکیں اپنے ساتھ لے جائیں مغربی پنجاب کے وزیر اعظم افتخار حسین خانصاحب اور پاکستان کے وزیر خوراک

پاکستان یہیں بنے گا

یو۔پی اسمبلی میں لیگ پارٹی کا جوابی نعرہ

لکھنؤ ۴ ر نومبر:۔ آج یو۔پی اسمبلی میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس کی رو سے یو۔پی مجلس آئین ساز کی تمام کاروائی آئندہ ہندی زبان اور دیوناگری میں انجام پائے گی۔ مسلم لیگ پارٹی اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عدم شرکت کے طور پر اجلاس سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ لیگی ممبران اس حال میں کہ حکومت کے اراکین "پاکستان جاؤ" کے نعرے لگا رہے تھے۔ اجلاس سے اُٹھ کر چلے گئے۔ البتہ ایک لیگی ممبر نے جواباً نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ "پاکستان یہیں بنے گا"

ہمیں کشمیر پہنچنے کیلئے پاکستان میں سے گذرنے کی اجازت دیجائے

حکومت پاکستان سے مہمندی افغانوں کا مطالبہ

پشاور ۴ ر نومبر:۔ کل گورنر سرحد سے "شب قدر" کے مقام پر مہمندی افغانوں کے ایک نمائندہ جرگہ نے ملاقات کی۔ جرگہ نے کشمیر اور جموں کے واقعات پر بہت تشویش کا اظہار کیا۔ اور یک زبان ہو کر درخواست کی۔ کہ مہمند افغانوں کے ایک لشکر کو پاکستان کی حدود میں سے گذرنے کی اجازت دی جائے۔ تا وہ اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے کشمیر پہنچ سکیں گورنر سرحد نے جرگہ پر واضح کیا۔ کہ حکومت پاکستان ان کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بہتر طور پر ان کو یقین دلایا۔ کہ پاکستان حکومت جلدی ہی گفت و شنید کے ذریعے قضیۂ کشمیر کے بارے میں مفاہمت کی کوئی نہ صورت نکال لیگی۔ مہمند پٹھانوں نے گورنر کو حکومت پاکستان سے کامل وفاداری کا یقین دلایا:۔

حکومت آزاد کشمیر کے نمائندہ وفود بیرونی ممالک میں

پلینڈری ۴ ر نومبر:۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت آزاد کشمیر دنیا کے بڑے بڑے ملکوں اور خصوصاً اسلامی ممالک میں نمائندہ وفد بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ وفود دنیا کی تمام حکومتوں سے گفت و شنید کر کے انہیں ترغیب دلائیں گے۔ کہ وہ نئی آزاد حکومت کو تسلیم کریں۔ اور انڈین یونین کی طرف سے فوجی مداخلت کی بناء پر جو خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں دخل دیں:۔

سردار پٹیل اور مہاراجہ کی کشمیر کو روانگی

نئی دہلی ۴ ر نومبر:۔ موجودہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے سردار پٹیل اور مہاراجہ پٹیالہ بذریعہ ہوائی جہاز کشمیر کو گئے۔ وہاں انہوں نے انڈین یونین کے فوجی اور سول افسروں کے ساتھ بات چیت کی۔ شیخ عبد اللہ سے اور جموں میں مہاراجہ کشمیر سے بھی تبادلہ خیالات کیا

ایک مسلم خاتون پر گولی چلائی گئی

مری ۴ ر نومبر:۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مس نصیرہ صدیقہ جو کہ مسلم لیگ کی مشہور اور سرگرم کارکن ہیں کو جب کہ وہ اسلام آباد (کشمیر) میں زخمیوں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ کسی نے سینہ میں گولی مار کر زخمی کر دیا۔ خاتون موصوفہ کو ایبٹ آباد کے ہسپتال میں۔ اور پھر لاہور میں لایا گیا۔ اب صحت میں ترقی حاصل کر رہی ہیں:۔

مزید دو ریاستوں کی حکومت پاکستان میں شمولیت

پشاور ۴ ر نومبر:۔ کل دو ریاستوں کے حکومت پاکستان کے ساتھ ملجانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ آج کی اطلاع ہے۔ کہ مزید دو ریاستوں "ہنزہ" اور "نگر" نے بھی حکومت پاکستان کے ساتھ ملنے کا اعلان کر دیا ہے

ہوائی جہاز پروانہ راہ داری حاصل کریں

کراچی ۴ ر نومبر:۔ گورنر جنرل پاکستان نے ایک غیر معمولی حکم جاری کیا ہے کہ ہر اس ہوائی جہاز کے لئے جس کا سوائی ٹرانسپورٹ میں اندراج نہیں۔ لازمی ہے کہ حدود پاکستان میں سے گذرتے وقت والٹن کے ہوائی اڈے میں اُترے۔ اور وہاں کے مجاز افسر کا اجازت نامہ حاصل کر کے پرواز اختیار کرے۔ حکم نامہ میں یہ بھی درج ہے۔ کہ ہر ایسے ہوائی جہاز کو جس کے پاس پروانہ راہداری نہ ہو گا مغربی پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ سندھ اور بلوچستان کے ہوائی اڈوں کے افسر انچارج کو ٹھہر لینے کا اختیار ہو گا۔

حکومت پاکستان کے اپنے کارڈ و لفافے

لاہور ۴ ر نومبر:۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک نامہ نگار کا بیان کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کا محکمہ ڈاک و تار یکم دسمبر سے اپنی ٹکٹیں کارڈ لفافے شائع کرے گا۔ "انڈیا گورنمنٹ" کے تمام ایسے کارڈ۔ لفافے۔ ٹکٹیں جن کے اوپر "پاکستان" لکھا ہوا نہ ہو گا۔ یکم دسمبر کے بعد قبول نہیں کئے جائیں گے۔

انڈین یونین کے ہوائی جہازوں کا حدود پاکستان میں سے گذرنا

بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے

نئی دہلی ۴ ر نومبر:۔ حکومت پاکستان نے انڈین یونین کے ہوائی جہازوں کے جو کشمیر میں ملٹری کے سپاہی پہنچاتے ہیں۔ حدود پاکستان میں سے گذرنے کے خلاف حکومت ہندوستان کے پاس ایک احتجاجی نوٹ بھیجا ہے۔ کہ یہ باہمی معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔ حکومت ہندوستان نے اس کے جواب میں کہا ہے۔ کہ جہاں تک حکومت کو علم ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انڈین یونین کے ہوائی جہاز حدود ہندوستان میں سے ہی گذرتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان کا ایک اڈہ کا جہاز وادی کشمیر جو کہ انڈین یونین کا ایک حصہ ہے۔ پر پرواز کرتا بھی دیکھا گیا ہے۔ یہ بھی سوال کیا گیا ہے۔ کہ جب کہ حکومت پاکستان کشمیر کے موجودہ حالات میں عدم خوشنودگی کا اظہار کرتی ہے۔ تو اپنے علاقہ میں سے قبائلی لوگوں کو کشمیر کی طرف راستہ کیوں دیتی ہے۔ اور کہ ان لوگوں کو حدود ریاست میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے حکومت پاکستان نے کیا اقدام اُٹھائے ہیں:۔

(بقیہ صفحہ ۴) جب غضنفر علی خان صاحب اپنی تقریروں میں زور دیتے چلے آئے ہیں۔ کہ غیر مسلم اقلیتوں کے افراد اپنے گھروں میں ٹھہرے رہیں۔ ان کی جان و مال اور آبرو کو قطعاً کوئی خطرہ نہ ہو گا۔ اور اپنے عمل سے حتی الوسع اس قسم کے سازگار حالات پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ وہ ان اقلیتوں کی جو پاکستان میں رہنے کا عزم کر لیں۔ ہر طرح سے حفاظت کریں۔ پشاور میں خان عبد القیوم صاحب وزیر اعظم نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس غیر مسلم اقلیتوں کی روانگی کے وقت ۲۲ ۔۱۰ کو خود پشاور کے ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ اور انہوں نے پناہ گزینوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ اور سامان لے جانے کی اجازت دی حتی کہ ایک صاحب اپنے ساتھ بڑے بڑے چالیس بورے سامان کے لائے اور نہایت بشاشت کیساتھ حکومت نے ان کو سارا سامان اپنے ساتھ لیجانے دیا۔ کیا مشرقی پنجاب میں ایسی کوئی مثال پائی جاتی ہے گیا یہ الفاظ صرف کمانش کے لئے ہیں۔ یا کچھ معنے رکھتے ہیں بتایا جاتا ہے کہ ۲ ۔۱۰ کی شام کو نئی دہلی میں مہاتما گاندھی جی نے دوران تقریر میں علی گڑھ کالج کے طلبہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ان کو میرا یہ مشورہ ہے۔ کہ یہ طلبا پاکستان میں جائیں۔ اور اپنے مسلم برادران سے دریافت کریں۔ کہ کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ ہندو اور سکھ صاحبان نے اپنے وطن کو کیوں چھوڑا۔ اور ان کو ترغیب دی۔ کہ وہ اپنے غیر مسلم دوستوں کو جو اپنے وطنوں کو چھوڑ کر پناہ گزین بن رہے ہیں کہیں کہ وہ اپنے وطنوں کو واپس چلے جائیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ ہندو اور سکھ بھی مسلم پناہ گزینوں کے متعلق یہی طریق اختیار کرینگے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے وطن کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جب تک کوئی خاص مجبوری نہ ہو۔

مہاتما گاندھی جی حکومت ہند میں سب سے بڑی شخصیت ہیں پنڈت نہرو صاحب کو یا کسی اور وقیع اور بااختیار افسر کو ان کے کسی فرمان پر عمل کرنے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ حکومت ہند کے کارکنان قادیان میں جس طرح پر معصوم انسانیت کے خون سے ہولی کھیلتے رہے ہیں۔ یہ حقیقت ان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس آزادی کے زمانہ میں کسی قوم کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کر دینا کسی طرح دنیا نہیں ہے باوجو

ننکانہ میں گورونانک دیو کا جنم دن

امرت سر ۴ ر نومبر:۔ سردار سرجیت سنگھ مجیٹھیہ نے وزیر اعظم مغربی پنجاب کے نام ایک چٹھی لکھی ہے کہ ۲۷۔۲۸ نومبر کو گورو نانک دیو کا جنم دن آرہا ہے۔ ہندوستان کے تمام حصوں سے سکھ وہاں یاترا کے لئے جایا کرتے ہیں گورنمنٹ ان کو وہاں لے جانے اور لے آنے کا اور رستہ پر ان کی حفاظت

اس کے کہ ہم پر ہر قسم کے جور و ستم روا رکھے گئے۔ اور ہم کو نہایت مجبوری کی حالت میں قادیان کو چھوڑنا پڑا تھا۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ ہمارے کروڑوں روپے کے اسباب جائدادیں اور زیورات لوٹ لئے گئے۔ اور ان میں سے کوئی چیز اس وقت باقی نہیں ہے ہم اپنے پیارے قادیان کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے واپس جانا چاہتے ہیں۔ کیا مہاتما گاندھی جی اپنے ان الفاظ پر قائم رہ کر حکومت ہند کے کارپردازان کو حکم دینگے کہ وہ ہمیں اجازت دیدیں کہ ہم اپنی پیاری سرزمین قادیان میں واپس چلے جائیں۔ دنیا میں ہر قوم پر ترقی اور تنزل کے دور آتے رہتے ہیں۔ کبھی اقبال اور فتح مندی اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور کبھی ادبار اور ناکامی اس پر چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ ہماری بھی جماعت اس اصول سے باہر رہنے کا ادعاء نہیں کرتی لیکن ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ قادیان کے متعلق خدا ارحم نے جو وعدے فرمائے ہوئے ہیں وہ پورے ہونے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر اب ہمیں اجازت قادیان کو واپس چلے جانے کی مل جائے۔ تو حکومت ہند کا احسان ہو گا۔ اور ہم اس کے وفادار رہیں گے لیکن اگر اس وقت ہمیں اجازت نہ دی گئی اور مہاتما جی کے الفاظ کا احترام نہ کیا گیا۔ پھر بھی اس کی ہمیں پرواہ نہیں ہوگی کیونکہ قادیان خدا کا ہے۔ اور وہ خود اس کا محافظ ہو گا:۔

حصولِ آزادی سے بڑھ کر مسلمانانِ کشمیر زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہیں!

لاہور ۴ نومبر - پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے آج شام بستر علالت سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا - آج کشمیر کے باشندے حصول آزادی کی خاطر ہی نہیں - بلکہ اپنی ہستی کے بقاء کے لئے برسرِ پیکار ہیں - ان کو اس تباہ کن سکیم کی لپیٹ میں لانے کی کوشش کی گئی ہے - جو مسلمانوں کو نیست نابود کرنے کے لئے پہلے سے مرتب ہو چکی تھی -

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی اس سکیم کو کپورتھلہ - بھرت پور الور - پٹیالہ اور فرید کوٹ وغیرہ ریاستوں میں کامیابی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا گیا - یہ سب وہ ریاستیں ہیں جو انڈین یونین میں شامل ہونے کا اعلان کر چکی ہیں

آپ نے مزید کہا - کہ مشرقی پنجاب اور ریاستہائے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے بعد تباہ کن طاقتوں نے جموں اور کشمیر کا رُخ کیا - اور ستمبر کے آخر تک انڈین نیشنل آرمی اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے اپنا مرکز امرتسر سے جموں میں منتقل کر لیا - اور ہزاروں نام نہاد سکھ پناہ گزین کشمیر کی حدود میں داخل ہونے شروع ہو گئے - یہ نام نہاد پناہ گزین مغربی پنجاب سے نہیں - بلکہ مشرقی پنجاب سے آئے تھے - یہ سب لوگ پہلے ہی جدید قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھے - ریاستی حکام کی طرف سے بھی ان کو مزید ہتھیار مہیا کئے گئے - مشرقی پنجاب میں انہوں نے جو حشر مچایا تھا یہاں بھی اس کا اعادہ کرنا شروع کر دیا - اور پونچھ اور کشمیر کے لوگوں کو مجبور کر دیا - کہ وہ اپنے عزت و ناموس اور زندگیوں کو بچانے کے لئے اس طاقت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جو ایک صدی سے ان کو کچل رہی ہے - اب انڈین یونین ان لوگوں کو غلام بنانے کے لئے کشمیر اور جموں کے ظالموں کی مدد کر رہی ہے - اور مہاراجہ کے خونی ہاتھوں کو مضبوط کرنا چاہتی ہے

آپ نے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے - کہ حکومت پاکستان مسلمانان کشمیر کی امداد کر رہی ہے اور اس کی طرف سے ان کو جدید قسم کے ہتھیار مہیا کئے جا رہے ہیں، آپ نے کہا - کہ پونچھ کے سابق ہزاروں سابق فوجی جو اسلحہ کے استعمال سے بخوبی واقف ہیں - اور ہندوستان کی حملہ آور فوج سے ہتھیار چھیننے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں انہوں نے بھاری تعداد میں حملہ آوروں اور ڈوگرہ فوجوں سے ہتھیار چھینے - اور وہ انہیں ہتھیاروں کو اپنے استعمال میں لا رہے ہیں -

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا - کہ انڈین یونین کی فوجوں کی طرح جو جوناگڑھ اور مانا ودر کی پاکستانی ریاستوں میں داخل ہو گئی ہیں - پاکستانی فوجیں ہرگز کشمیر میں داخل نہیں ہوئیں - ریاست جوناگڑھ کے پاکستان میں شمول کو انڈین یونین نے اپنے لئے خطرہ قرار دیا تھا - پاکستان حکومت کے نزدیک کشمیر کا انڈین یونین میں شامل ہونا پاکستان کے لئے اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے - اسی لئے وہ اس شمولیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں -

> اگر ان کے دشمن اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو گئے - تو وہ ان کو اسی طرح کالعدم کر دیں گے جس طرح ہندوستان کے بعض حصوں میں مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا گیا ہے - اور غالباً انڈین یونین مسلمانوں کی ہستی کو ختم کرنے کے بعد ہی استصواب رائے کرانا چاہتی ہے
>
> (لیاقت علی خان)

سر فیروز خان نون کی مصروفیات

لندن ۴ نومبر - قائد اعظم محمد علی جناح کے نمائندہ خاص سر فیروز خان نون نے ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی ان کے ساتھ برطانیہ کے سفیر سر ڈیوڈ کیلی بھی تھے -

مہاراجہ نابھہ وزیر اعظم بن گئے

پٹیالہ ۴ نومبر - مہاراجہ نابھہ نے وزیر اعظم کا عہدہ خود سنبھال لیا ہے - کیونکہ سردار سنت سنگھ وزیر اعظم

بلگام کے قریب خونریز جنگ

دہلی ۴ نومبر - اطلاع ہے - کہ بلگام کے قریب انڈین فوج اور آزاد فوج کے درمیان ۴ گھنٹے تک گھمسان کی جنگ ہوئی - یہ جگہ سری نگر سے ۰۱ میل سے کم فاصلہ پر ہے - آزاد فوج کے ۲۰۰۰ نوجوانوں نے انڈین فوج پر حملہ کیا - دونوں طرف نقصان ہوا - ہندوستانی فوجوں میں اتنی طاقت نہیں - کہ وہ آگے بڑھ کر حملہ کر سکیں - وہ اپنی طاقت کو بنانے میں مصروف ہیں

نیلگری ایل آدی باسیوں کی بغاوت

بالا سور ۴ نومبر - نیلگری کے حکمران نے انکار کیا ہے - کہ یہاں کے قدیم باشندوں کی بغاوت کو ان کی مدد و تائید حاصل ہے - اس نے بتایا کہ موجودہ بغاوت کا تعلق آدی باسیوں کے لیڈر مسٹر جیپال سنگھ کی طرف سے جاری کردہ تحریک کے ساتھ ہے - مسٹر نند کشور داس پریذیڈنٹ پراونشل کانگرس کمیٹی نے نیلگری کے لوگوں کو منظم ہونے کی ہدایت کی ہے -

میونسپلٹی کی اینٹوں پر قبضہ

امرتسر ۴ نومبر - امرتسر کی میونسپلٹی کی زمین اور لوگوں کی ذاتی جائیدادوں پر کثیر التعداد پناہ گزینوں نے زبردستی قبضہ جما کر بدشکل اور بھونڈی دوکانیں کھڑی کر لی ہیں - دوکانیں ایسی ہیں جو ذرا کی آندھی میں گر کر جانوں کا نقصان کر سکتی ہیں - ایسے دوکانداروں نے کسی قسم کا ٹیکس یا کرایہ دینے سے انکار کر دیا ہے - نہ ہی جگہ خالی کرنے کے لئے تیار ہیں - شہر کی حالت نہایت گندی ہے -

ڈیڑھ لاکھ سال پرانی انسانی کھوپڑی

پیرس ۴ نومبر - انسانی جسم کی قدیم ترین ہڈی جو اس وقت فرانس میں موجود ہے - وہ انسانی کھوپڑی ہے - جو آج سے ایک لاکھ پچاس ہزار سال پہلے کی بتائی جاتی ہے یہ کھوپڑی ماہرین طبقات الارض کے محکمہ کی ایک عورت کو جنوب مشرقی فرانس میں مادنٹ بوجان کی ایک غار سے

کشمیر کی جنگ کوئی معمولی جنگ نہیں

شیخ محمد عبد اللہ کا بیان

سری نگر ۴ نومبر - آج ایک اخباری نمائندے کو بیان دیتے ہوئے حکومت کشمیر کے سرکردہ شیخ محمد عبد اللہ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی اس تجویز کی پرزور تائید کی کہ ریاست میں کسی غیر جانبدار ادارے کی زیر نگرانی استصواب رائے عامہ کا انتظام کیا جائے - اور معلوم کیا جائے کہ حکومت کے عوام پاکستان اور ہندوستان میں سے کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں -

لڑائی کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد عبد اللہ نے کہا - کہ انڈین یونین کی فوجوں نے حملہ آوروں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک دیا ہے - بلکہ پٹن کے مقام سے چند میل پیچھے بھی ہٹا دیا ہے - حملہ آور دو بدو فیصلہ کن لڑائی سے گریز کر رہے ہیں - برخلاف اس کے وہ چھوٹے چھوٹے حملے کر کے ہمارے خوبصورت دیہاتوں کو تباہی کی نظر کرتے جاتے ہیں -

شیخ محمد عبد اللہ نے یہ بھی کہا - کہ میں اصل صورت حال کو بے حقیقت بنا کر دل کو بہلانا نہیں چاہتا - لڑائی وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے - اور حامیانِ پاکستان پونچھ اور مظفر آباد پر پوری طرح قابض ہو چکے ہیں - جموں بھی ان کے حملوں کی زد میں آ چکا ہے - اور گلگت بھی ان کی دست برد سے باہر نہیں اس لئے یہ لڑائی جس سے آج ہم دوچار ہیں - طول ضرور پکڑے گی -

مغربی پنجاب میں زرعی زمینوں کا موجودہ نظام بدستور جاری رہیگا

لاہور ۲ نومبر - اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے - کہ مغربی پنجاب میں اس خبر سے کہ تمام زرعی زمینیں گورنمنٹ بلاواسطہ اپنے انتظام میں لے لیگی - جو عوام میں بے چینی پیدا ہو گئی تھی - اب وہ رفع ہوتی جا رہی ہے - یہ غلط فہمی مغربی پنجاب کے وزیر مالیات سردار شوکت حیات خاں کی ایک تقریر کے نتیجے میں پیدا ہوئی تھی - جو کچھ انہوں نے کہا تھا - وہ ان کا اپنا ذاتی خیال تھا - حکومت کی ایسی پالیسی نہ تھی - وزارت کے سامنے اس وقت اس قسم کا کوئی سوال زیر غور نہیں اور نہ زیر غور آنے والا ہے - اور اس تجویز کو ابھی تک کوئی سرکاری حیثیت حاصل نہیں ہے -

شیخ عبد اللہ نے میر جعفر اور میر صادق کا پارٹ ادا کیا ہے

کراچی ۴ نومبر - سندھ کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے ایک اجلاس میں واقعات کشمیر پر غور کیا گیا - اور انڈین یونین کے خلاف ووٹ پاس کیا گیا - کہ اس نے ریاست میں فوجیں اس لئے بھیجی ہیں - کہ مسلمانوں کو تباہ کر دیا جائے - اور باقیوں کو غلام بنا لیا جائے - شیخ عبد اللہ کے خلاف حقارت کا ووٹ پاس کیا گیا - کہ اس نے بنگال کے میر جعفر اور میسور کے میر صادق جیسے غداران قوم کا پارٹ ادا کیا ہے -

وزراء مشرقی پنجاب کی تنخواہوں کا بل

شملہ ۴ نومبر - کل مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں وزراء کی تنخواہوں کا بل باتفاق رائے پاس ہو گیا - بل کی رو سے وزیر اعظم کی تنخواہ ۲۴۰۰۰ روپیہ سالانہ مقرر ہوئی ہے - باقی وزیروں میں ہر وزیر کی تنخواہ ۱۸۰۰۰ روپیہ سالانہ ہوگی - اس کے علاوہ ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ بطور سواری الاؤنس ہر وزیر کو علیحدہ ملیگا -

بل پر بحث کے دوران میں پنڈت شری رام شرما نے حکومت کو توجہ دلائی کہ وہ پاکستان حکومت کے وزیروں کی پیروی کریں - جنہوں نے معاوضہ سے بے نیاز ہو کر قوم اور ملک کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے -